EFA GMR EDUCATION FOR ALL GLOBAL MONITORING REPORT

گلوبل لرننگ کرائسس کے مد میں سالانہ ایک سو انتیس بیلین ڈالر خرچ ہوتے ہیں

جنوبی اور مغربی ایشیاء میں دوتہائی بچے حساب اور بنیادی پڑھنا لکھنا نہیں جانتے چاہے وہ سکول میں ہوں یا نہ ہوں۔

29 جنوری: **GMT0.01:** گیارہواں ایجوکیشن فار آل گلوبل مانیٹرنگ رپورٹ کیمطابق حکومتیں سالانہ گلوبل لرننگ کرائس کے مد میں ایک سو انتیس **129** بلین ڈالر صرف کرتا ہے۔ بین الاقوامی اخراجات کی مد میں پرائمری تعلیم کا دس فیصد (**10%**) حصہ غیر معیاری تعلیم پر ضائع ہو جاتا ہے جس سے بچوں کو سیکھنے میں مدد نہیں ملتی۔ اس صورتحال کیوجہ سے غریب ممالک میں چار میں سے ایک بچہ ایک جملہ سیکھنے کے قابل نہیں، جس سے جنوبی اور مغربی ایشیاء کے ایک تہائی خواتین بھی متاثر ہوتیں ہیں۔ رپورٹ کیمطابق اچھے اساتذ کی تعلیمی شعبہ میں بہتری لانے کیلئے ضروری ہے اور حکومتوں سے تعلیمی شعبہ میں بہترین پیشہ ورانہ اساتذہ فراہم کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

اس سال کی رپورٹ، پڑھانا اور سیکھنا، معیاری تعلیم کا حصول سب کیلئے، جس میں متنبہ کیا گیا ہے کہ بغیر تربیت کے اور ناکافی اساتذہ کی وجہ سے یہ مشکلات کئی نسلوں تک جاری رہے گی۔ جنوبی اور مغربی ایشیاء میں **100** میں سے **33** بچے پرائمری سکول کی سطح پر بنیادی تعلیم کی پڑھائی سیکھتے ہیں۔

موجودہ صورتِ حال کے مطابق، رپورٹ بتاتی ہے کہ ترقی پزیر ممالک کی غریب بچیاں **2072**ء تک خواندہ ہوں گی لیکن صحیح اور درست پالیسیوں کی بدولت اس شرح میں تیز ترقی لائی جا سکتی ہے۔ نیپال میں شرح خواندگی **2001**ء میں **18%** سے بڑھ کر **2011**ء میں **54%** تک پہنچ گئی ہے۔

2011 تا **2015** کے دوران تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کیلئے اور **32** طلباء کیلئے ایک استاد کی شرح کو نچلی سیکنڈری تعلیم میں پہنچانے کیلئے، جنوبی و مغربی ایشائی ممالک کو مزید دس لاکھ اساتذہ بھرتی کرنے ہونگے جس میں اساتذہ کی تربیت بھی شامل ہے۔ رپورٹ کیمطابق، قومی تعلیمی معیار پر پورا اترنے والے اساتذہ کی شرح بھی کم ہے۔

یونیسکو کے ڈائریکٹر جنرل ارینابوکوا نے کہا اس نسل کا مستقبل اساتذہ کے ہاتھوں میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کے حقوق جسمیں بین الاقوامی، مفت اور معیاری تعلیم شامل ہیں ان کے حصول کیلئے ہمیں **2015**ء تک پانچ اعشاریہ دو ملین اساتذہ کو بھرتی کرنا ہوگا، ہمیں ان کی مدد کرنے کیلئے سخت محنت کی ضرورت ہے اور ہمیں یہ بھی باور کرانا ہوگا کہ **2015**ء کے بعد ایک مکمل طور پر برابری کی سطح پر ایک نئی بین الاقوامی تعلیمی مقاصد حاصل کرنے ہونگے۔ لمحہ بہ لمحہ نگرانی کرنی ہوگی تاکہ کوئی بھی محروم نہ رہے۔

رپورٹ کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا کے **250** ملین بچے، **129** بلین ڈالر خرچ کرنے کے باوجود بنیادی لکھنا اور ترجمہ نہیں کر سکتے۔ **37** ممالک میں ان پیسوں کا آدھا حصہ پرائمری تعلیم پر خرچ ہو رہا ہے کیونکہ ان ممالک میں بچے کچھ بھی نہیں سیکھ رہے ہیں۔ اس کے

برعکس رپورٹ بتاتی ہے کہ اگران کوصحیح تعلیم دی جائے تو چالیس سال تک کوئی بھی ملک معاشی لحاظ سے مستحکم اوراس کی مجموعی پیداوار **23%** تک بڑھ سکتا ہے۔

رپورٹ میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ معیاری تعلیم حاصل کرنے کیلئے حکومت کو چاہئے کہ تربیت یافتہ اساتذہ کی بھرتی کرکے اوراساتذہ کی پالیسیوں کومدنظر رکھتے ہوئے ان کی ضروریات کا بھی خیال رکھیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ تعلیم کے شعبے کیلئے بہترین لوگوں کاانتخاب کیاجائے۔ان کو کافی مراعات دی جائے اور ان علاقوں میں تعینات کیاجائے جہاں پرسب سے زیادہ ضرورت ہے تاکہ وہ دلچسپی کیساتھ پڑھاسکے۔مثال کے طور پر سری لنکا میں اساتذہ کواسباق اورملٹی گریڈ کلاسوں کیلئے مناسب منصوبہ بندی کرتے ہیں۔جنکا طلباء پر اچھااثرہوتا ہے خاص طور پر حساب کے مضمون میں۔

رپورٹ میں سکولوں میں جنس کی بنیاد پر تشدد،معیاری اورمساوی بنیادوں پرتعلیم حاصل کرنے کوایک بڑی رکاوٹ قراردیا گیا ہےاوراس کو حل کرنے پرزوردیا گیا ہے۔یہی چیز نصابی سرگرمیاں کوپھلنے پھولنے سے روکتی ہے۔

ای ایف اے گلوبل مانٹرنگ رپورٹ کے ڈائریکٹر پاؤلین روز نے کہا کہ ایسی تعلیم کا کیافائدہ کہ بچے سکول میں سالہا سال پڑھتے رہے۔لیکن انہیں کچھ آتا نہ ہو؟لاتعداد ناخواندہ بچے اورنوجوانوں کا مطلب ہے کہ مساوی تعلیم تک رسائی ائیندہ مستقبل میں اولین ترجیح ہونی چاہئے۔**2015**ء کے بعد جونئی تعلیمی جہتیں ہیں ان میں نہ صرف یہ کہ بچہ سکول میں ہو بلکہ وہ سیکھ بھی لے جس کووہ کچھ سیکھنا چاہیے۔

رپورٹ نے مندرجہ ذیل ترجیحات بیان کی گئی ہیں،

(ا) **2015**ء کے بعد نئی مقاصد تعلیم بالضرور یہ بات شامل کرے کہ ہر بچہ کومساوی بنیادوں پرتعلیم دلوائی جائے۔ نئے مقاصد کی بالکل واضح ترجیحات ہونی چاہئے خاص کروہ بچے جوابھی تک مستفید نہیں ہوئے ہو۔

(۲) **2015**ء کے بعد مقاصد تعلیم یہ باور کرائے گی کہ ہر بچہ سکول میں ہواور بنیادی چیزیں سیکھیں۔ بچے کا نہ صرف یہ حق کہ وہ سکول میں ہوں بلکہ وہاں وہ کچھ سیکھیں جس سے وہ ایک ہنرمند بن جائے تاکہ اپنے لئے روزی کماسکے۔

(۳) اس بات کی یقین دہانی ہو کہ بہترین اساتذہ بچوں کی پہنچ میں ہوں جن کوزیادہ ضرورت ہو۔قومی تعلیمی منصوبہ بندی مکمل طور پر صاف وشفاف ہو۔اساتذہ کی بھرتی مقامی ہو یاان کوغریب طلباءاور پیچھے رہنے والے طلباء کا علم ہو۔ ہراستاد کوسروس کے دوران ایسی ٹریننگ دی جائے تاکہ ان پیچھے رہنے والے طلباء کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرے۔ایسے تمام اساتذہ کوسہولیات فراہم کئے جانے چاہئے۔ جو دوردراز علاقوں میں کام کرتے ہوں۔حکومت ایسے اقدامات کریں تاکہ ان کوبہترین اساتذہ دستیاب ہواوران ساتذہ کی تنخواہوں میں خاطرخواہ اضافہ ہو کہ ان کی بنیادی ضروریات پوری ہوسکیں۔ان کوایسا ماحول فراہم کیاجانا چاہئے کہ وہ اپنے مقصدحیات پر گامزن رہے۔